السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز تراویح میں قرآن ہاتھ میں اٹھا کر پڑھا جا سکتا ہے۔ صحابہ کرام کی اس سے کیا دلیل ہے۔ احانف کہتے ہیں کہ یہ عمل کثیر ہے اور عمل کثیر سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اس بات کی وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

: نماز میں قرآن مجید کو اٹھا کر قرأت کرنا جائز و درست ہے لیکن اسے معمول نہیں بنانا چاہیئے اس کی لدیل یہ ہے کہ بکاری شریف میں آتا ہے کہ

((. وکانت عائشۃ رضی اللہ عنہا عبدہا ذکوان من المصحف))

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عن کی امامت ان کا غلام ذکوان قرآن دیکھ کر کرتا تھا''۔ (بخاری ۱/۱۷۷''

:اس کی شرح فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ حافظ ابن حجر عسقلانی

" وصلہ أبو داوٗد فی کتاب المصاحف من طریق أیوب عن ابن أبی ملیکۃ"
ابو داوٗد نے کتاب المصاحف میں اس اثر کو بطریق ایوب عن ابن ابی ملیکہ اور اسی طرح ابن ابی شیبہ نے وکیع عن ہشام بن عروۃ عن ابن ابی ملیکہ اور امام شافعی اور عبد الرزاق نے بھی اس کو دوسرے واسطوں سے موصولاً بیان کیا ہے۔
امام مروزی نے قیام الیل ۱۶۸ پر لکھا ہے کہ "وسئل ابن شہاب عن الرجل یوم الناس فی رمضان فی المصحف قال مازالوا یفعلون ذالک منذ کان الإسلام کان خیارنا یقرؤن فی المصاحف "امام ابن شہاب زہری سے ایسے آدمی کے متعلق سوال کیا گیا جو رمضان میں لوگوں کی امامت قرآن سے دیکھ کر کرتا تھا۔ تو امام زہری نے فرمایا جب سے اسلام آیا ہے اس وقت سے وہ لوگ جو ہم سے بہتر تھے قرأت قرآن مجید سے کرتے رہے ہیں۔
اس کے علاوہ امام مروزی نے امام ابراہیم بن سعد، قتادہ، سعید بن سمیب، ایوب، عطاء، یحیٰ بن سعید، بعد اللہ بن وہب اور امام احمد بن جنبل سے اس کا جواز نقل کیا ہے۔ نماز میں قرآن مجید سے قرأت کرنے سے امام ابو حنیفہ کے نزدیک نماز فاسد ہو جاتی ہے لیکن ان کے شاگردوں قاضی ابو یوسف اور امام محمد نے اس مسئلہ میں انکی مخالفت کی ہے جیسا کہ ہدایہ ۱/۱۳۷ پر لکھا ہے کہ "واذا قرأ الامام من المصحف فسدت صلاتہ عند ابی حنفیۃ وقالا ھی ما متہ" جب امام قرآن مجید دیکھ کر قرأت کرے تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک نماز فاسد ہو جاتی ہے جب اکہ انکے شاگردوں کے نزدیک نماز پوری ہو جاتی ہے (فاسد نہیں ہوتی) امام ابو حنیفہ پر تعجب ہے کہ ان کے نزدیک اگر نمازی قرآن دیکھ کر قرأت کرے تو نماز فاسد لیکن اگر نماز میں کسی عورت کی طرف بنظر شہوت دیکھے تو نماز فاسد نہیں۔ امام بن نجیم حنفی الاشباہ والناظر ۴۱۸ پر لکھا ہے کہ "ولو نظر المصلی إلی المحصف وقراء منہ فسدت صلوتہ لا إلی فرج امراۃ بشھوۃ"
علماء احناف کا اسے عمل کثیر کہہ کر رد کرنا تحکم اور سراسر باطل ہے اگر اتنے عمل کو عمل کثیرہ کہہ کر نماز کو باطل قرار دے دیں تو اس قدر عمل کثیر نماز کے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں آتا ہے کہ :

((عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الأَنْصَارِيِّ، «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلِأَبِي العَاصِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا، وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا))
ابو قتادة انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے اٹھائے رہتے تھے۔ ابو العاص بن ربیعہ بن عبد شمس کی حدیث میں ہے ''
(کہ جب سجدہ میں جاتے تو اتار دیتے اور جب قیام فرماتے تو اٹھا لیتے''۔ (بخاری ۱/۱۳۷
اسی طرح بخاری شریف میں آتا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک رات ام المومنین میمونہ کے گھر سویا اس رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی وہیں سونے کی باری تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور نماز پڑھنے کیلیئے کھڑے ہو گئے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا اس لئے آپ نے مجھے پکڑ کر دائیں طرف کر دیا''۔
ان ہر دو حدیثوں سے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امامہ بنت زینب رضی اللہ عنہا کو اٹھا کر نماز پڑھنا اور ابن عبس رضی اللہ عنہ کو بائیں طرف سے دائیں طرف کرنا عمل کثیر نہیں اور اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی قرآن دیکھ کر قرأکرنا بھی عمل کثیر نہیں اور نہ ہی اس سے نماز فاسد ہوتی ہے عمل کثیر احناف کا من گھڑت مفروضہ ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں اور تعجب اس بات پر ہے کہ حنفی اسی قانون کی خود بھی کئی مقامات پر مخالفت کرتے ہیں جیسا کہ رد مختار صفحہ ۲۰ پر ہے کہ کتے کے بچے کو اٹھا کر نماز پڑھنا جائز ہے اور منیۃ المصلی ۱۰۰ پر ہے کہ نماز میں ٹھہر ٹھہر کر جوئیں مارنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ تو کیا کتے کے بچے کو اٹھا کر نماز پڑھنا اور نماز میں جوئیں مارنا عمل کثیر نہیں احناف کا وطیرہ ہے کہ جو حدیث قولِ امام کے خلاف ہو اسے حیل و حجت سے رد کر دیتے ہیں اور جو قول امام کے موافق ہو خواہ وہ کتنی ہی ضعیف کیوں نہ ہو وہ ان کے ہاں حجت ٹھہرتی ہے۔ جیسا

کہ اس کی مثالیں نور الانوار، اصول شاشی، اصول بزودی وغیرہ جو احناف کی معتبر کتب ہیں ان میں موجود ہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[آپ کے مسائل اور ان کا حل](#)

ج1

محدث فتویٰ